أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
Teach Me Islam Program Series

GIFT
NOT FOR SALE

طریقۂ طہارت وصلاۃ (نماز)

لأصحاب الفضيلة

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز - رحمہ اللہ
الشیخ محمد بن صالح العثیمین - رحمہ اللہ
شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب - رحمہ اللہ

Urdu

Printed on account of
Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management
(May God bestow mercy on him ,his offspring and all Moslems)
ARABIAN PRINTING & PUBLISHING HOUSE www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
سلسلة برنامج علمني الإسلام

رسائل في الطهارة والصلاة

لأصحاب الفضيلة
شيخ الإسلام محمد بن عبد الوهاب (رحمه الله)
سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبدالله بن باز (رحمه الله)
فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين (رحمه الله)

أوردو

يوزع مجاناً ولا يباع

طبع على نفقة
إدارة أوقاف صالح عبد العزيز الراجحي
(غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين)
www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

طریقۂ طہارت وصلاۃ (نماز)

لأصحاب الفضيلة

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز - رحمہ اللہ

الشیخ محمد بن صالح العثیمین - رحمہ اللہ

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب - رحمہ اللہ

مترجم

شمس الحق بن اشفاق اللہ

نظر ثانی

مولانا عزیز الرحمٰن سلفی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالشفا

ص.ب ٣١٧١٧ الرياض ١١٤١٨ هاتف: ٤٢٠٠٦٢٠ فاكس ٤٢٢١٩٠٦

ⓒ المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالشفاء ، ١٤٢٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

ابن باز ، عبدالعزيز بن عبدالله

رسائل في الطهارة والصلاة . الرياض .

٦٤ ص ؛ ١٢×١٧

ردمك : ٤ - ٢٥ - ٨٤٣ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١- العبادات (فقه اسلامي) ٢- الصلاة ٣- الطهارة (فقه اسلامي)

أ- العنوان

ديوي ٢٥٢ ٢٢/٣٥٤٩

رقم الإيداع : ٢٢/٣٥٤٩

ردمك : ٤ - ٢٥ - ٨٤٣ - ٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى

١٤٢٢هـ - ٢٠٠١م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز نبوی کا طریقہ

عبد العزیز بن باز کی جانب سے ہر اس شخص کے نام یہ پیغام ہے:

جو رسول اکرم ﷺ کے طریقۂ کار کے مطابق نماز ادا کرنے کا خواہشمند ہو، نبی ﷺ کے فرمان "صَلّوا كَمَا رَأَيتُمُونِي أُصَلِّي" (رَوَاهُ البُخَارِي) پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کی نماز ادا ہو۔

۱- کامل وضو کرے: اللہ تعالی کے حکم، اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق وضو کرے، جیسا کہ ارشاد الہی ہے: ﴿يَا أَيّهَا الّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمتُم إِلَى الصّلاةِ فَاغسلُوا وُجُوهكُم وَأَيدِيكُم إِلَى المَرَافِقِ وَامسَحُوا بِرُؤُوسكُم وَأَرجُلَكُم إِلَى الكَعبَينِ﴾ المائدة: ٦۔

(اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو)۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: "لا تُقبَلُ صَلاة بِغَير طَهُورٍ"۔

(بغیر وضو کے کوئی نماز مقبول نہیں ہوتی)۔

۲- نمازی قبلہ رخ ہو: نمازی کہیں بھی ہو قبلہ کعبہ ہی ہوگا، اپنے مکمل جسم اور دل سے قبلہ رخ ہو کر نماز کی نیت کرے جسے وہ ادا کرنا چاہتا ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل، زبان سے نیت کی ادائیگی نہ کرے کیونکہ یہ امر غیر مشروع ہے، نہ تو نبی کریم ﷺ نے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبان سے نیت کی ہے۔

اگر نمازی امام یا منفرد ہو تو نبی ﷺ کے حکم کے بموجب اس کے لئے قبلہ کی جانب سترہ رکھ لینا مسنون ہے۔

۳- تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہے، اور اس کی نگاہ سجدہ گاہ کی طرف ہو۔

۴- تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائے۔

۵- دونوں ہاتھ سینے پر رکھے، دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر ہو، جیسا کہ وائل بن حجر اور قبیصہ بن هلب الطائی رضی اللہ عنہما کی روایت میں وارد ہے۔

۶- نمازی کے لئے دعاء ثناء پڑھنا مسنون ہے، اور یوں کہے: "اللّٰهُمَّ بَاعِد بَينِي وَبَينَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَ بَينَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِن خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَوبُ الأبيَضُ مِنَ الدَّنسِ، اللّٰهُمَّ اغسِلنِي مِن خَطَايَايَ بِالمَاءِ وَالثَلجِ وَالبَردِ"۔

(اے اللہ دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان، جس قدر کہ دور رکھا ہے تو نے مشرق کو مغرب سے، اے اللہ صاف کر دے مجھے

گناہوں سے جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے۔ اے اللہ! دھودے میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے)۔

اگر چاہے تو اس کے بدلے یہ دعا پڑھے: "سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ اسمُكَ وَتَعَالَى جَدّكَ، وَلا إِلَهَ غَيرُكَ"۔

(اے اللہ تو پاک ہے، تیری ہی حمد ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں)۔

پھر "أعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ" پڑھے، اور سورہ فاتحہ پڑھے؛ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "لا صَلاَةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ"۔

(جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز ہی نہیں ہوئی)۔

اور اسکے بعد (آمین) بآواز بلند کہے اگر جہری نماز پڑھ رہا ہو، پھر قرآن کریم سے جو کچھ یاد ہو پڑھے۔

۷- تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھاتے ہوئے رکوع کرے: سر پیٹھ کے برابر کرے، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع میں اطمینان ہو اور یہ دعا پڑھے: "سُبحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ"۔ (پاک ہے میرا عظمت والا رب)۔

دعا کا تین بار یا اس سے زیادہ دہرانا افضل ہے، اور اس کے ساتھ

"سُبحَانَكَ اللّٰهُمّ وَبِحَمدِكَ، اللّٰهُمّ اغفِرلِي" کا بھی پڑھنا افضل ہے۔

(پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب تو ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے، الٰہی مجھے بخش دے)۔

۸ - رکوع سے سر اٹھائے: اگر نمازی امام یا منفرد ہو تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھاتے ہوئے کہے: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی)۔ اور قیام کی حالت میں کہے: "رَبّنَا وَلَكَ الحَمدُ حَمداً كَثِيراً طَيّباً مُبَارَكاً فِيهِ مِلءِ السّمَاوَاتِ وَمِلءِ الأرضِ وَمِلءِ مَاشِئتَ مِن شَيءٍ بَعدُ"۔

(اے ہمارے رب تعریف تیرے ہی لئے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف، آسمان و زمین اور ان کے علاوہ جو تو چاہے ان سب کے برابر)۔

اس کے بعد اگر اس دعا کا بھی اضافہ کرلے تو افضل ہے: "أهلَ الثّنَاءِ وَالمَجدِ، أحَقّ مَا قَالَ العَبدُ، وَكُلّنَا لَكَ عَبد، اللّٰهُمّ لا مَانِعَ لِمَا أعطَيتَ، وَلا مُعطِيَ لِمَا مَنَعتَ، وَلا يَنفَعُ ذَا الجَدّ مِنكَ الجَدّ"۔

(اے تعریف و بزرگی والے، بندے کی تمام تعریفوں کا سب سے زیادہ حقدار تو ہی ہے، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، الٰہی! جو تو عطا کرے کوئی روک نہیں سکتا، اور جو تو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور کسی دولتمند

کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہیں دے سکتی)۔

کیونکہ بعض صحیح روایتوں میں نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔

اور اگر نمازی مقتدی ہو تو رکوع سے سر اٹھاتے وقت "رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ...... الخ" کہے، اس وقت ہر شخص کے لئے سینے پر ہاتھ رکھ لینا مستحب ہے، جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں کیا تھا، جیسا کہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے۔

۹- تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرے، ہو سکے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھے: اگر اس میں کوئی دشواری ہو تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھ لے، دونوں پیروں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور سجدہ ان ساتوں اعضاء پر کرے:

پیشانی ناک کے ساتھ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر کی انگلیوں کا باطنی حصہ، اور "سُبحَانَ رَبّيَ الأَعلَى" (پاک ہے میرا رب برتر) کہے، اور اسے تین بار یا اس سے زیادہ دہرائے۔

اس کے ساتھ "سُبحَانَكَ اللّهُمّ رَبّنَا وَبِحَمدِكَ، اللّهُمّ اغفِرلِي" (اے اللہ تو پاک ہے، اے رب تو ہی تعریفوں کے لائق ہے، الٰہی! مجھے بخش دے) کہنا مستحب ہے، اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "أمّا الرّكوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرّب، وَأمّا السُّجودُ فَاجتَهِدُوا فِي الدّعَاءِ فَقمِن

أن يُستَجَاب لَكُم"۔

(رکوع میں رب کی بڑائی بیان کرو، اور سجدہ میں کثرت سے دعا کرو، کیونکہ یہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بہتر وقت ہوتا ہے)۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "أقرَب مَا يَكُونُ العَبدُ مِن رَبّهِ وَهُو ساجدٌ فَأكثِرُوا مِنَ الدّعَاءِ" رَوَاهُ مُسلِم فِي صَحِيحِه۔

(بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے قریب ہوتا ہے، لہذا کثرت سے دعائیں کرو)۔

اللہ تعالی سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل، دونوں بازو پہلو سے، پیٹ رانوں سے، اور ران پنڈلیوں سے علیحدہ رکھے، اور دونوں بازو زمین سے اٹھائے رکھے، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "اعتَدِلُوا فِي السّجُودِ وَلا يَبسُط أحَدُكُم ذِرَاعَيهِ انبِسَاطَ الكَلبِ"۔

(سجدہ میں اعتدال رکھو، اور کوئی شخص کتے کے بیٹھنے کی طرح بازؤں کو نہ بچھائے)۔

۱۰- تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے، بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پیر کھڑا رکھے، دونوں ہاتھ دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے: "رَبّ اغفِر لِي، رَبّ اغفِر لِي، رَبّ اغفِر لِي، اللّهُمّ اغفِر لِي، وارحمنِي،

وَارزُقنِي،وَعَافِنِي،وَاهدِنِي،وَاجبرنِي"۔

(اے میرے رب مجھے بخش دے،اے میرے رب مجھے بخش دے،اے میرے رب مجھے بخش دے،اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے روزی اور صحت دے، مجھے ہدایت دے اور میرے نقائص کی تلافی کر دے)۔

رکوع سے کھڑے ہونے کی طرح جلسہ میں بھی اطمینان کا التزام کرے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آجائے، کیونکہ نبی ﷺ رکوع کے بعد اور دونوں سجدوں کے درمیان لمبا اعتدال کرتے تھے۔

۱۱- "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دوسرا سجدہ بالکل پہلے سجدہ کی طرح کرے۔

۱۲- "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی طرح تھوڑا سا بیٹھے، اسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں، صحیح ترین قول کے مطابق یہ مستحب ہے، اسے ترک کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، نہ ہی اس میں کوئی ذکر یا دعا ہے۔ پھر ہو سکے تو دونوں گھٹنوں پر ہاتھ کا ٹیک لگاتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو، اور اگر ایسا کرنا دشوار ہو تو زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھے، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن سے جو سورت یا آیتیں یاد ہوں پڑھے، پھر اسی طرح کرے جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

مقتدی کا امام سے پہلے ارکان کی ادائیگی کے لئے سبقت کرنا جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے، امام کے ساتھ ساتھ ارکان

کی ادائیگی بھی اسی طرح مکروہ ہے، مسنون یہ ہے کہ مقتدی کے تمام افعال امام کی آواز ٹوٹنے کے بعد بلا تاخیر ہوں، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "إنَّمَا جُعِلَ الإمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَلا تَختَلِفُوا عَلَيهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ، فَإِذَا سَجَدَ فَاسجُدُوا" متفق عَلَيه۔

(امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے؛لہذا اس کی مخالفت نہ کرو، پس جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" کہے تو "رَبَّنَا وَلَكَ الحَمد" کہو، اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو) بخاری و مسلم۔

۱۳-اگر نماز ثنائی یعنی دو رکعت والی ہو مثلاً نماز فجر، جمعہ اور عید کی نماز، تو دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دایاں پیر کھڑا کر کے بایاں پیر بچھا کر بیٹھے، دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے درانحالیکہ شہادت کے انگلی کے علاوہ بقیہ تمام انگلیاں سمٹی ہوئی ہوں، شہادت کی انگلی سے وحدانیت کا اشارہ کرے، اگر خنصر اور بنصر کو سمیٹ لے اور انگوٹھا اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے تو بہتر ہے، کیونکہ دونوں طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں، افضل یہ ہے کہ کبھی اس پر عمل کرے اور کبھی اُس پر، بایاں ہاتھ بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس جلسہ میں تشہد پڑھے، تشہد یہ ہے: "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، السَّلامُ عَلَينَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِين، أَشهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰه، وَأَشهَدُ أَنَّ

مُحَمّداًعَبدُهٗ وَرَسُولُه"..

(تمام تعریفیں اور دعائیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔

پھر یوں کہے: "اللّٰهُمّ صَلِّ عَلَى مُحَمّد وَعَلَى آلِ مُحَمّد، كَمَا صَلّيتَ عَلَى إبرَاهِيمَ وَآلِ إبرَاهِيمَ إنّكَ حَمِيدٌ مجِيد، وَبَارِك عَلَى مُحَمّد وَعَلَى آلِ مُحَمّد كَمَا بَارَكتَ عَلَى إبرَاهِيمَ وَآلِ إبرَاهِيمَ إنّكَ حَمِيدٌ مَّجِيد"۔

(اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما، جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ہے۔

اور چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کہے: "اللّٰهُمّ إنّي أعُوذُ بِكَ مِن عَذَابِ جَهَنّم، وَمِن عَذَابِ القَبر، وَمِن فِتنَةِ المَحيَا وَالمَمَاتِ، وَمِن فِتنَةِ المَسِيحِ الدَّجّالِ"۔

(اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور عذاب قبر سے، اور زندگی و موت کے فتنہ سے، اور مسیح دجال کے فتنے سے)۔

پھر دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو بھی دعا کرنا چاہے کرے، اپنے والدین یا دوسرے مسلمانوں کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ فرض نماز ہو یا نفلی، پھر "السّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہ......" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔

۱۴- اگر نماز ثلاثی (تین رکعت والی)- مثلاً نماز مغرب- یا رباعی (چار رکعت والی) مثلاً ظہر، عصر، یا عشاء کی نماز ہو تو مذکورہ تشہد پڑھے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر اپنے دونوں گھٹنوں پر ٹیک لگا کر، دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے ہوئے "اللہ اکبر" کہہ کر کھڑا ہو جائے، اور دونوں ہاتھ پہلے کی طرح سینے پر رکھے اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔

اگر کبھی ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے علاوہ کچھ اور پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ ابی سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے، پھر مغرب کی تیسری اور ظہر، عصر، اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد تشہد پڑھے، نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجے، عذاب جہنم اور عذاب قبر، زندگی و موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ جیسا کہ دو رکعت والی نماز میں بیان ہو چکا ہے۔

البتہ اس قعدہ میں تورک کرے، یعنی بایاں پیر دائیں پیر کے نیچے سے

نکالتے ہوئے مقعد زمین پر رکھے اور دایاں پیر کھڑا ہو۔ جیسا کہ ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔ پھر "السَّلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰه" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔

پھر تین مرتبہ "أستَغفِرُ اللّٰه" کہہ کر یہ دعا پڑھے: "اللّٰهُمَّ أنتَ السَّلامُ وَمِنكَ السَّلام، تَبَارَكتَ يَا ذَا الجَلالِ وَالإكرَام لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ وَحدَهُ لا شَرِيكَ لَه، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِير، اللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أعطَيتَ، وَلا مُعطِيَ لِمَا مَنَعتَ، وَلا يَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنكَ الجَدّ، لا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللّٰهِ، لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ وَلا نَعبُدُ إلا إيَّاه، لَهُ النِّعمَةُ وَلَهُ الفَضلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الحَسَن، لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ، مُخلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَو كَرِهَ الكَافِرُون"۔

(الٰہی! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بابرکت ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، وہی سزاوار حمد وثنا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، الٰہی! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا، کسی دولتمند کی دولت اسے تیرے عذاب سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی، نہیں ہے کوئی قدرت اور طاقت - نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی - مگر اللہ کے لئے، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں

پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے، اور اسی کی اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی لائق عبادت مگر اللہ، اسی کے لئے ہماری اطاعت ہے اگرچہ کافر برا مانیں)۔

۳۳ مرتبہ اللہ کی تسبیح بیان کرے (یعنی "سُبحَانَ اللّٰه" کہے)، اور اسی مقدار میں تحمید (الحَمدُ لِلّٰه) و تکبیر (اللّٰهُ أكبَر) کرے اور سو کی تعداد اس دعا سے مکمل کرے: "لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ وَحدَه لا شَرِيكَ لَه، لَه المُلكُ وَلَه الحَمدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِير"۔

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور وہی سزاوار حمد و ثنا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ أحد، قل أعوذ برب الفلق، اور قل أعوذ برب الناس پڑھے، ان تینوں سورتوں کا نماز فجر اور مغرب کے بعد تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، جیسا کہ اس کے متعلق نبی ﷺ سے صحیح حدیث وارد ہے، اسی طرح مذکورہ دعاؤں کے علاوہ نماز فجر اور مغرب کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے: "لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ وَحدَه لا شَرِيكَ لَه، لَه المُلكُ وَلَه الحَمدُ يُحيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِير" یہ دعا دس بار پڑھے، کیونکہ ایسا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

اگر امام ہو تو تین مرتبہ استغفار اور "اللّٰهُمَّ أنتَ السَّلامُ وَمِنكَ السَّلام تَبارَكتَ يَاذَا الجَلالِ وَالإكرَام" کہنے کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرے،

پھر مذکورہ دعائیں پڑھے، جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت شدہ اکثر روایتیں اس پر دلالت کرتی ہیں، جن میں صحیح مسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی ہے، یہ تمام دعائیں مسنون ہیں فرض نہیں۔

ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے مستحب ہے کہ وطن میں اپنے گھر مقیم شخص بارہ رکعتوں پر محافظت کرے، جو اس طرح ہیں: چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد، اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔ نبی اکرم ﷺ ان کی محافظت کرتے تھے، انہیں سنن رواتب کہتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَن صَلّى اثنَتَي عَشَرَةَ رَكعَةً فِي يَومه وَلَيلَتِه تَطَوّعاً بَنَى اللّه لَه بَيتاً فِي الجَنّة"۔

(جس نے رات و دن میں بارہ رکعت نفلی نمازیں پڑھیں اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ذکر کرنے کے بعد یہی تفسیر کی ہے جو ہم نے ذکر کی۔

البتہ حالت سفر میں نبی ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتیں ترک کر دیتے تھے مگر سنت فجر اور وتر کی محافظت کرتے، ہمارے لئے آپ ﷺ کی سیرت

اسوۂ حسنہ ہے، جیساکہ ارشاد باری ہے: ﴿لَقَد كَانَ لَكُم فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ الأحزاب: ۲۱۔

(یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وعمل میں بہترین نمونہ موجود ہے)۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: "صَلّوا كَمَا رَأَيتُمُونِي أُصَلِّي"۔

(تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)۔

وَاللّٰهُ وَلِيّ التَوفِيق، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمّد بنِ عَبدِ اللّٰهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصحَابِهِ وَأَتبَاعِهِ بِإحسَانٍ إِلى يَومِ الدِّين۔

نماز باجماعت کی اہمیت

عبدالعزیز بن باز کی جانب سے تمام مسلمانوں کے لئے:

اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اپنی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی توفیق بخشے، مجھے اور تمام مسلمانوں کو اپنے ڈرنے والے اور متقی بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

سلام اللہ علیکم ورحمتہ وبرکاتہ، اما بعد:

مجھے معلوم ہوا کہ بہت سارے لوگ جماعت سے نماز کی ادائیگی میں سستی برتتے ہیں، اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ کچھ علماء کرام نے اس سلسلے میں آسانی دی ہے، لہذا نماز کی عظمت واہمیت اور خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بیان واضح کرنا ضروری سمجھا۔

☆ مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ ایسے معاملہ میں سستی کرے جس کی اہمیت وعظمت کتاب وسنت میں بیان کی گئی ہو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں کثرت سے نماز کا ذکر کیا ہے، اس کی حفاظت اور جماعت سے ادائیگی کا حکم دیا ہے، اس میں سستی اور بے پرواہی کو منافقین کی صفت قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الوُسطى وَقُومُوا لِلّهِ قَانِتِين﴾ البقرة:۲۳۸۔

(نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی، اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو)۔

☆ جو شخص اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اسے ادانہ کرتا ہو اس کے متعلق یہ کیسے سمجھا جائے گا کہ وہ اس کی تعظیم کرتا ہے اور اس کو اہمیت دیتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِين﴾ البقرة:٤٣۔

(اور نماز کو قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو)۔

یہ آیت بالکل صراحت کے ساتھ نماز باجماعت واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، صرف اس کو ادا کرنا مقصود ہوتا تو آیت کے آخری حصہ ﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِين﴾ کی کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ آیت کے پہلے حصہ میں اس کو پڑھنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِم فَأَقَمتَ لَهُم الصَّلاة فَلتَقم طَائِفَة مِنهُم مَعَكَ وَلِيَأخُذوا أَسلِحَتَهُم فَإِذَا سَجَدُوا فَليَكُونُوا مِن وَرَائِكُم وَلتَأت طَائِفَة أُخرَى لَم يصَلّوا فَليُصَلّوا مَعَكَ وَليَأخُذوا حذرَهُم وَأَسلِحَتَهُم﴾ النساء:١٠٢۔

(اور جب تم ان میں موجود رہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ

کر چکیں تو یہ ہٹ کر پیچھے آجائیں، اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے)۔

جب اللہ نے جنگ کی حالت میں نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا، تو پھر امن کی حالت میں اس کا کیا حکم ہوگا؟

☆ اگر کسی کو جماعت چھوڑنے کی اجازت ہوتی تو جو لوگ جنگ میں اور دشمنوں کے مقابلہ پر موجود ہوں وہ اس کے زیادہ مستحق ہوتے۔

جب انہیں اجازت نہیں دی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اہم ترین واجبات میں سے ہے، اور کسی کا بھی اس سے پیچھے رہنا جائز نہیں ہے۔

☆ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "**لَقَدهَمَمتُ أن آمُر بِالصّلاةِ فَتُقَام، ثُمّ آمر رَجُلاً أن يُصَلّي بِالنّاس، ثُمّ أنطلِق بِرِجَال مَعَهُم حَزمٌ مِن حَطب، إلَى قوم لا يَشهَدُون الصّلاة، فأحَرق عَلَيهِم بُيُوتَهم**" الحدیث۔

(میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور جماعت کھڑی ہو، پھر ایک شخص کو امامت کے لئے کھڑا کر دوں، پھر چند لوگوں کے ساتھ ایندھن لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نمازوں میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے ساتھ ان کے

گھروں کو بھی جلاڈالوں)۔

☆ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں: "لَقَد رَأيتنا وَمَا يَتَخَلّف عَن الصّلاة إلا مُنافِق علمَ نِفَاقه، أو مَرِيض،وَإن كَان المَرِيض لَيَمشِي بَينَ الرّجلَين حَتّى يَأتِي الصّلاة"۔

(میں نے دیکھا کہ نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو منافق ہو، اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہو، یا مریض، اگر چہ مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر نماز کو آتا تھا)۔

نیز انہوں نے فرمایا: "إنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَمَنا سُنَنَ الهُدَى، وَأن مِن سُنَن الهُدَى الصّلاة فِي المَسجِد الّذِي يُؤذن فِيه"۔

(نبی ﷺ نے ہمیں ہدایت کا طریقہ سکھایا جس میں یہ بات بھی ہے کہ نماز اس مسجد میں ادا کی جائے جس میں اذان ہوتی ہے)۔

صحیح مسلم ہی میں انہیں سے روایت ہے فرمایا: "مَن سَرّه أن يَلقَى اللهَ غداً مُسلِماً فَليُحَافِظ عَلَى هَذِه الصّلوَات حَيثُ يُنَادَى بِهِنّ فَإن اللهَ شَرَعَ لِنَبِيكُم سُنَنَ الهُدَى، وَإنّهُن مِن سُنَن الهُدَى، وَلَو أنّكُم صَلّيتُم فِي بُيُوتِكم كَمَا يُصَلّي هَذَا المُتَخَلّف فِي بَيتِه لَتَركتُم سُنّة نَبِيّكُم، لَو تَركتُم سُنّة نَبِيكم لَضَلَلتُم، وَمَا مِن رَجُل يَتَطهّر فَيُحسِن الطّهُور، ثُمّ يَعمد إلَى مَسجِد مِن هَذِه المَسَاجِد إلا كَتَب اللهُ لَهُ بِكُلّ خُطوَة يَخطُوهَا حَسَنَة، وَيَرفَعه بِهَا دَرَجة،

وَيَحطّ عَنه بِهَا سَيِّئة، وَلَقَد رَأَيتنا وَمَا يَتَخَلف عَنهَا إِلا مُنافِق معلُوم النِّفَاق، وَلَقَد كَانَ الرّجل يُؤتَى بِه يُهادَى بَينَ الرّجُلَين حَتّى يُقَام فِي الصّف"۔

(جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ کل مسلمان ہو کر (بن کر) اللہ تعالی سے ملاقات کرے اسے چاہئے کہ وہ ان نمازوں کو مسجد میں ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کو ہدایت کے طریقے سکھائے اور نماز کی محافظت انہیں میں سے ہے، اگر تم گھروں میں نماز پڑھنے لگو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت ترک کرنے والے ہو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص اچھی طرح کامل وضو کر کے مسجد کی طرف چلے، تو اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، اور ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹاتا ہے، میں نے دیکھا کہ جماعت سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلا منافق ہو، اور (مریض یا معذور) آدمی کا بھی یہ خال تھا کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتے ہوئے مسجد آتا تھا تاکہ جماعت سے نماز ادا کر سکے۔

☆ صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس کوئی شخص نہیں جو مسجد پہنچا سکے تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے؟" نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: "هَل تَسمَع النِّدَاء بِالصَّلاةِ؟" کیا تم اذان کی آواز

سنتے ہو؟اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فَأَجِب" پھر مسجد میں حاضر ہوا کرو۔

☆ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے سلسلے میں بہت ساری حدیثیں ہیں، ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ اس کا خیال کرے، اس طرف سبقت کرے، اور آپس میں ہر ایک دوسرے کو تلقین کرے، اپنی اولاد، اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور مسلمانوں کے ساتھ اسے ادا کرے، اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کی خاطر، اور منافقین کی مشابہت سے بچنے کی خاطر جن کا اللہ نے بڑی مذموم صفات کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور ان میں نہایت مذموم صفت نماز کے سلسلے میں سستی کرنا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلاً، مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً ﴾ النساء: ١٤٢، ١٤٣۔

(بیشک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں، اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں، صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالی کا ذکر برائے نام کرتے ہیں، وہ کفر وایمان کے درمیان صحیح فیصلہ کرنے میں متردد ہیں، نہ

پورے ان کی طرف ہیں نہ صحیح طور پر ان کی طرف، اور جسے اللہ تعالی گمراہی میں ڈال دے تو تم اس کے لئے کوئی راہ ہدایت نہ پاؤ گے)۔

☆ نماز باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہنا نماز کو بالکلیہ چھوڑنے کا اہم ترین سبب ہے، اور یہ معلوم ہے کہ نماز چھوڑنا کفر، گمراہی اور اسلام سے خارج ہو جانا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "بَينَ الرَّجُلِ وَبَينَ الكُفرِ وَالشّركِ تَركُ الصَّلاةِ" مسلم۔

(مومن آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے)۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "العَهدُ الَّذِي بَينَنَا وَبَينَهم الصّلاة فَمَن تَرَكَها فَقَد كَفَر"۔

(ہمارے اور ان کے درمیان عہد ومیثاق نماز ہے جس نے اس کو چھوڑا اس نے کفر کیا)۔

نماز کی اہمیت، اس کے وجوب، مشروع طریقے پر اس کی ادائیگی اور اس کے چھوڑنے کے سلسلے میں وعید کی آیتیں اور حدیثیں بہت ہیں۔

☆ مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے نیز اللہ کے غضب اور عذاب سے ڈرتے ہوئے نماز کی اوقات کے ساتھ پابندی کرے اور اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کے گھروں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔

☆ جب بھی حق ظاہر ہو جائے اور دلیلیں معلوم ہو جائیں تو پھر اسے چھوڑ کر کسی اور کی بات ماننا صحیح نہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿فَإِن تَنَازَعتُم فِي شَيءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُم تُؤمِنُونَ بِاللّهِ وَاليَومِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأوِيلاً﴾ النساء: ۵۹۔

(اگر کسی چیز میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اسے لوٹاؤ اللہ اور رسول کی طرف اگر تمہارا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے، یہ بہتر ہے، اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے)۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿فَلْيَحذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَن أَمرِهِ أَن تُصِيبَهُم فِتنَةٌ أَو يُصِيبَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ النور: ٦٣۔

(سنو! جو لوگ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ آپہنچے)۔

☆ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں بہت سارے فوائد اور بہت ساری مصلحتیں ہیں جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں، جیسے باہمی تعارف، خیر و تقوی پر آپسی تعاون، حق کی تلقین اور اس پر صبر کرنا، پیچھے رہنے والے کی تشجیع، بے علم کی تعلیم، منافقین سے دور رہنا اور انہیں رنج و غم میں مبتلا کرنا، اللہ کے بندوں میں شعائر کو بلند کرنا اور قول و عمل کے ذریعہ اللہ کی طرف دعوت دینا وغیرہ۔

اللہ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی کی توفیق عطا کرے، اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارت، برے اعمال اور کفار و منافقین کی مشابہت سے بچائے، آمین۔

☆ ☆ ☆

وضو، غسل، نماز

وضوء: پاکی حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے جو حدث اصغر (جیسے پیشاب، پائخانہ، ہوا کا خروج، گہری نیند اور اونٹ کا گوشت کھانے) سے واجب ہوتا ہے۔

وضو کا طریقہ:

۱- دل سے وضو کی نیت کرے، زبان سے نہ کہے، کیونکہ نبی ﷺ نے نہ تو نماز اور وضو میں زبان سے نیت کی اور نہ ہی کسی اور عبادت میں، اللہ تعالی دل کی حالت جانتا ہے، لہذا زبان سے اللہ کو خبر دینے کی ضرورت نہیں۔

۲- "بسم اللہ" کہے۔

۳- اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھوئے۔

۴- تین بار کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔

۵- پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئے، ایک کان سے دوسرے کان تک چوڑائی میں اور سر کے بالوں کی ابتداء سے داڑھی کے آخری حصہ تک لمبائی میں۔

۶- دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک، پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں۔

۷- ایک مرتبہ سر کا مسح کرے، دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سر کے اگلے

حصہ سے شروع کرے اور آخر تک لے جائے پھر اسی جگہ واپس لے آئے۔

۸ - ایک بار کانوں کا مسح کرے، دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ پر مسح کرے۔

۹ - پھر دونوں پیروں کو انگلیوں کے سرے سے ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئے، پہلے داہنا پیر پھر بایاں۔

غسل

غسل: وہ طہارت ہے جو حدث اکبر (مثلاً حیض اور جنابت) سے واجب ہوتی ہے۔

غسل کا طریقہ:

۱-دل سے غسل کی نیت کرے، زبان سے کچھ نہ کہے۔

۲-"بسم اللہ" کہے۔ ۳-پھر مکمل وضو کرے۔

۴-سر پر پانی ڈالے، جب سر بھیگ جائے تو تین مرتبہ جسم پر پانی بہائے۔

۵-سارے بدن کو دھوئے۔

تیمّم

تیمم: وہ طہارت ہے جو پانی نہ ملنے یا اس کے استعمال سے نقصان پہنچنے کی صورت میں وضو اور غسل کے بدلے واجب ہوتی ہے اور یہ مٹی کے ذریعہ

حاصل کی جاتی ہے۔

تیمّم کا طریقہ:

وضو یا غسل جس کے بدلے تیمّم کرنا مقصود ہو اس کی نیت کرے، پھر زمین پر یا دھول پڑی دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ مارے اور اس سے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کو مل لے۔

نماز

نماز: اقوال وافعال پر مشتمل ایک عبادت ہے جس کا پہلا رکن تکبیر ہے اور آخری رکن سلام۔

جب آدمی نماز کا ارادہ کرے اگر حدث اصغر ہو تو سب سے پہلے وضو کرے، اور اگر حدث اکبر ہو تو غسل کرے، اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرے، اپنا بدن، کپڑا اور نماز کی جگہ کو نجاست سے پاک کرے۔

نماز کی کیفیت:

۱-اپنے پورے جسم سے بغیر انحراف والتفات کے قبلہ کا استقبال کرے۔

۲-جو نماز پڑھنا مقصود ہو اس کی دل سے نیت کرے، زبان سے نہ کہے۔

۳-پھر تکبیر تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہے، اور تکبیر کے وقت اپنے دونوں

ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

۴-پھر دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر سینے پر رکھے۔

۵-پھر دعاء استفتاح پڑھے اور کہے: "اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"۔

(اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے، یاالٰہی! مجھ کو میرے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی برف اور اولوں سے دھو دے)۔

یا یہ دعا پڑھے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

(اے اللہ تو پاک ہے، ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی، اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں)۔

۶-پھر استعاذہ یعنی "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"۔

۷-پھر بسم اللہ کہے اور سورہ فاتحہ پڑھے، ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ☆ إِيَّاكَ

نَعبُدُ وَ إِيَّاكَ نَستَعِين ☆ اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيم ☆ صِراطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَ لا الضَّالِين ﴾۔

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، سب تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھی اور سچی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی راہ نہیں جن پر غضب نازل کیا گیا، اور نہ گمراہوں کی۔

سورۂ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین کہے، یعنی اے اللہ تو قبول فرمالے۔

۸- سورۂ فاتحہ کے بعد جتنا ہو سکے قرآن پڑھے، نماز فجر میں قراءت لمبی کرے۔

۹- پھر رکوع کرے، یعنی اللہ کی تعظیم کی خاطر اپنی پیٹھ جھکادے، رکوع کے وقت اللہ اکبر کہے اور اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے، رکوع کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ جھکائے اور سر اس کے برابر ہو، دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔

۱۰- رکوع میں تین مرتبہ "سُبحَانَ رَبِّيَ العَظِيم" (پاک ہے میرا عظمت والا رب) کہے، اور اگر یوں کہے تو زیادہ بہتر ہے: "سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمدِكَ،

اللَّهُمَّ اغفِرلِي"۔

(پاک ہے تو یاالٰہی! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ، یاالٰہی! مجھ کو بخش دے)۔

۱۱- پھر رکوع سے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" (جس نے اللہ کی تعریف کی اس کی اللہ نے سن لی) کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

مقتدی "سَمِعِ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" نہ کہے، بلکہ "رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ" کہے، (یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں)۔

۱۲- رکوع سے اٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھے "رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ، مِلءِ السَّمَاوَاتِ وَمِلءِ الأَرضِ وَمِلءِ مَاشِئتَ مِن شَيءٍ بَعد"۔

(اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے، آسمانوں بھر، زمین بھر، اور اس چیز بھر جو تو اس کے بعد چاہے)۔

۱۳- پھر اللہ کے خاطر خشوع اختیار کرتے ہوئے پہلا سجدہ کرے، سجدہ کرتے وقت "اللہ اکبر" کہے، اور سات اعضاء پر سجدہ کرے، پیشانی ناک کے ساتھ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر، اپنے دونوں بازؤں کو پہلو سے دور رکھے، ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھائے، اپنی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔

۱۴- سجدہ میں تین مرتبہ "سُبحَانَ رَبِّيَ الأَعلَى" کہے (پاک ہے میرا بلند پروردگار)، اور اگر یہ بھی کہے "سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ، اللّٰهُمَّ اغفِر لِي" تو بہتر ہے۔

(اے اللہ تو پاک ہے، اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ! بخش دے مجھ کو)۔

۱۵- پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے۔

۱۶- دونوں سجدوں کے درمیان بائیں پیر پر بیٹھے، دلیاں پاؤں کھڑا رکھے، دلیاں ہاتھ دائیں ران کے کنارے گھٹنے سے متصل رکھے، آخری دو انگلیاں (خنصر، بنصر) سمیٹ لے، شہادت کی انگلی اٹھائے رکھے اور دعا کے وقت حرکت دے، بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائے، بایاں ہاتھ بائیں ران کے کنارے گھٹنے سے متصل رکھے اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوں۔

۱۷- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ دعا پڑھے "رَبِّ اغفِر لِي وَارحَمنِي، وَاهدِنِي، وَارزُقنِي، وَاجبُرنِي، وَعَافِنِي"۔

(اے میرے رب میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے، میرے نقص کو پورا کر اور مجھے عافیت دے)۔

۱۸- پھر پورے خشوع کے ساتھ پہلے کی طرح اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے۔

۱۹- پھر دوسرے سجدہ سے "اللہ اکبر" کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے، البتہ اس میں دعاء استفتاح نہ پڑھے۔

۲۰-دوسری رکعت مکمل کر لینے کے بعد "اللہ اکبر" کہتا ہوا اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

۲۱-اس جلسہ میں تشہد پڑھے اور یوں کہے: "التّحِيّاتُ لِلّهِ وَالصّلَوَات وَالطّيّبَات ، السّلامُ عَلَيكَ أيّهَا النّبِي وَرَحمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُه ، السّلامُ عَلَينَا وَعَلَى عِبَادِ اللّهِ الصّالِحِين ، أشهَدُ أن لا إلَه إلا اللّهُ وَأشهَدُ أنّ مُحمّداً عَبدهُ وَرَسُوله . اللّهُمّ صَلّ عَلَى مُحمّد وَعَلَى آل مُحمّد كَمَا صَلّيتَ عَلَى إبرَاهِيم وَعَلى آلِ إبرَاهِيمَ إنّك حَمِيد مَجِيد . وَبَارِك عَلَى مُحَمّد وَعَلَى آلِ مُحمّد كَمَا بَارَكتَ عَلَى إبرَاهِيم وَعَلَى آلِ إبرَاهِيمَ إنّك حَمِيد مَجِيد"۔

(زبان کی عبادت، بدن کی عبادت، اور مال کی عبادت صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اے نبی! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بیشک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے)۔

پھر یہ دعا پڑھے "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن عَذَابِ جَهَنَّم، وَمِن عَذَابِ القَبر، وَمِن فِتنَةِ المَحيَا وَالمَمَات، وَمِن فِتنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔

(میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کی جو چاہے دعا کرے۔

۲۲ - پھر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔

۲۳ - اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہو تو تشہد اول میں صرف التحیات "أَشهَدُ أَن لا إِلَه إِلا اللّٰهُ وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُه وَرَسُوله" تک پڑھے۔

۲۴ - پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے۔

۲۵ - بقیہ نماز بھی دوسری رکعت ہی کی طرح ادا کرے، البتہ قیام میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔

۲۶ - پھر تورّک کرتے ہوئے بیٹھ جائے بایں طور کہ دایاں پیر کھڑا رکھے اور بایاں پیر دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لے اور زمین پر آرام سے بیٹھ

جائے، اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر پہلے تشہد کی طرح رکھے۔

۲۷-اس قعدہ میں مکمل تشہد یعنی "التحیات" درود اور دعائیں پڑھے۔

۲۸-پھر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے دائیں سلام پھیرے اور اسی طرح بائیں بھی کرے۔

☆ ☆ ☆

نماز میں مکروہ چیزیں

۱- نماز میں سر یا نگاہیں ادہر اُدھر پھیرنا مکروہ ہے، اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا حرام ہے۔

۲-(فضول) غیر ضروری اور بیکار حرکتیں کرنا مکروہ ہے۔

۳- ایسی چیزیں بھی ساتھ رکھنا مکروہ ہے جس سے نمازی کی توجہ ہٹ جائے جیسے کوئی وزنی یا رنگین چیز۔

۴- کمر پر ہاتھ رکھنا بھی مکروہ ہے۔

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

۱- جان بوجھ کر تھوڑی گفتگو کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲- قبلہ کے بجائے پورے جسم کو کسی اور طرف پھیر لینے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۳- ہوا نکلنے اور غسل یا وضو واجب کرنے والی ہر چیز سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۴- غیر ضروری مسلسل زیادہ حرکت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۵- ہنسی سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔

۶- جان بوجھ کر رکوع، سجدہ، قیام، یا قعدہ زیادہ کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۷- جان بوجھ کر ارکان کی ادائگی کے لئے امام سے سبقت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

☆ ☆ ☆

سجدۂ سہو کے احکام

۱-اگر نمازی بھول کر نماز میں رکوع، سجدہ، قیام یا قعدہ کا اضافہ کردے تو سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس بھولنے کے عوض دو سجدہ کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے۔

مثلاً: اگر ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا پھر اسے یاد آگیا یا کسی نے یاد دہانی کرادی تو وہ بغیر "اللہ اکبر" کہے بیٹھ جائے اور آخری تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر دو سجدہ کرے اور سلام پھیر دے، اسی طرح اگر زیادتی کا علم نماز سے فراغت کے بعد ہو سکا تو بھی دو سجدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

۲-اگر نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا، پھر جلد ہی یاد آگیا، یا کسی نے یاد دلا دیا اس طرح کہ نماز کے چھوٹے ہوئے حصہ کو نماز کے پہلے حصہ پر بناء کر سکتا ہے تو باقی نماز اسی پر پوری کرے، اور سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ سلام پھیرے۔

مثلاً: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور بھول کر تیسری ہی رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر یاد آگیا تو اسی کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر دوبارہ سلام پھیر لے، اور سہو کے دو سجدہ کرنے کے بعد پھر سلام پھیر لے، لیکن اگر لمبے وقفہ کے

بعد یاد آیا تو از سر نو نماز کا اعادہ کرے گا۔

۳-اگر واجبات نماز میں سے کوئی چیز مثلاً تشہد اول وغیرہ بھول گیا تو اس کی تلافی کے لئے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ کرے، اس کے علاوہ اس پر اور کوئی چیز نہیں، اگر جائے وقوع سے مفارقت سے پہلے یاد آگیا تو پورا کرلے اور اس پر کچھ نہیں، اور اگر جائے وقوع سے مفارقت کے بعد مگر قریب ہی یاد آگیا تو واپس ہو کر مکمل کرلے گا۔

مثلاً: تشہد اول بھول گیا اور تیسری رکعت کے لئے مکمل طور پر کھڑا ہو گیا تو دوبارہ نہیں بیٹھے گا، بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا، اور اگر تشہد کے لئے بیٹھا مگر تشہد پڑھنا بھول گیا اور کھڑے ہونے سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑھے گا اور اپنی نماز مکمل کرے گا، اس پر کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا مگر مکمل طور پر کھڑے ہونے سے پہلے یاد آگیا تو پلٹ کر بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے گا، لیکن کچھ علماء کا خیال ہے کہ ایسی صورت میں سہو کے دو سجدے کرے گا، کیونکہ کھڑے ہو کر اس نے اپنی نماز میں زیادتی کردی تھی، واللہ اعلم۔

۴-اگر نماز میں شک ہو جائے کہ دو رکعت پڑھا ہے یا تین، اور کوئی پہلو راجح نہ معلوم ہو تو یقین یعنی کم پر بناء کرے گا، اور سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا۔

مثلاً: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھااور دوسری رکعت میں شک ہو گیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، اور کوئی راجح پہلو نہ معلوم ہو تو اس کو دوسری رکعت مان کر باقی نماز مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ کرے۔

۵-اگر نماز میں شک ہو جائے کہ دو رکعت پڑھا ہے یا تین اور کوئی پہلو راجح معلوم ہو تو غالب گمان پر بناء کرے گا خواہ کم ہو یا زیادہ اور سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔

مثلاً: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھااور دوسری رکعت میں شک ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری، اور غالب گمان یہ ہوا کہ تیسری رکعت ہے تو اسے تیسری ہی رکعت مان کر باقی نماز اسی پر مکمل کرے اور سلام پھیر دے، پھر سہو کے دو سجدے کرے اور سلام پھیرے۔

لیکن اگر شک نماز سے فراغت کے بعد ہو تو اس پر کوئی توجہ نہ دے، مگر اسی صورت میں جب اسے کسی چیز کا یقین ہو جائے۔

اور اگر اسے اکثر و بیشتر شک ہوتا رہتا ہو تو شک کی طرف توجہ بالکل نہ دے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ واللہ اعلم۔

☆ ☆ ☆

مریض کی طہارت کا طریقہ

۱-مریض پر ضروری ہے کہ پانی سے پاکی حاصل کرے، اگر حدث اصغر ہو تو وضو کرے اور حدث اکبر ہو تو غسل کرے۔

۲-اگر کسی مجبوری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو مثلاً پانی میسر نہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، یا شفا میں تاخیر ہو سکتی ہو تو تیمم کر لے۔

۳- تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پاک زمین پر ایک بار مارے اور اس کو اپنے چہرے پر پھیر لے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے پر مل لے۔

۴-اگر خود طہارت نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اسے وضو یا تیمم کرائے۔

۵-اگر وضو کے کسی عضو میں زخم ہو اور پانی سے دھونا نقصان دہ ہو تو اس پر مسح کر لے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے اس پر پھیرے، اور اگر مسح بھی نقصان دہ ہو تو اس کے لئے تیمم کرے۔

۶-اگر بعض اعضاء پر پٹی یا پلاسٹر ہو تو اسے دھونے کے بجائے مسح کرے، تیمم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسح غسل کا بدل ہے۔

۷-دیوار پر تیمم کرنا یا کسی ایسی پاک چیز پر جس پر غبار ہو جائز ہے، اگر

دیوار کسی ایسی چیز سے پلاسٹر کی ہوئی ہو جو مٹی کے جنس سے نہیں ہے تو اس پر تیمّم نہ کرے، ہاں اگر اس پر غبار ہو تو جائز ہے۔

۸-اگر زمین پر یا دیوار پر یا کسی ایسی چیز پر جس پر غبار ہو تیمّم کرنا مشکل ہو تو برتن یا کپڑے میں مٹی رکھ کر اس پر تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

۹-اگر کسی نماز کے لئے تیمّم کرے اور دوسری نماز تک اس کی طہارت باقی رہے تو اس تیمّم سے دوسری نماز پڑھی جا سکتی ہے، دوسری نماز کے لئے تیمّم ضروری نہیں، کیونکہ اس کی طہارت باقی ہے اسے ختم کرنے والی چیز پیش نہیں آئی۔

۱۰-مریض پر ضروری ہے کہ اپنے جسم کو تمام نجاستوں سے پاک کرے، اگر ممکن نہ ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اسے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۱-مریض پر ضروری ہے کہ پاک کپڑوں میں نماز پڑھے اگر کپڑے ناپاک ہو جائیں تو ان کا دھونا یا پاک کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو گی، اس کا اعادہ نہیں ہے۔

۱۲-مریض کو چاہئے کہ پاک چیز پر نماز پڑھے، اگر اس کی جگہ گندی ہو جائے تو اسے دھونا یا کسی پاک چیز سے بدلنا ضروری ہے، یا اس پر کوئی چیز بچھا دی جائے، اور اگر ممکن نہ ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے، اس کی نماز صحیح

ہو گی، اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۱۳- طہارت نہ کر سکنے کے عذر سے نماز کو وقت سے مؤخر کرنا درست نہیں ہے، بلکہ جس ممکنہ حد تک طہارت حاصل کر سکتا ہو کرے، اور وقت پر نماز ادا کرے خواہ اس کے بدن، کپڑے یا جگہ پر ایسی نجاست ہو جس کا ازالہ ناممکن ہو۔

☆ ☆ ☆

مریض کی نماز کا طریقہ

۱-مریض کو چاہئے کہ فرض نماز کھڑا ہو کر ادا کرے، اگر چہ جھکا ہوا ہو یا اگر سہارے کی ضرورت ہو تو دیوار یا چھڑی وغیرہ پر ٹیک لگائے ہوئے ادا کر سکتا ہے۔

۲-اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی جگہ چار زانوں ہو کر بیٹھے۔

۳-اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اپنے پہلو پر قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھے، داہنا پہلو افضل ہے، اگر قبلہ کی طرف رخ نہ ہو سکے تو جدھر بھی رخ ہو اسی حال میں نماز ادا کرے، اس کی نماز صحیح ہوگی، اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

۴- پہلو پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے، سر تھوڑا سا بلند کرنا افضل ہے تاکہ قبلہ کی طرف چہرہ ہو جائے، اگر پاؤں قبلہ کی طرف کرنا ممکن نہ ہو تو جدھر بھی ہوں نماز ادا کر لے، نماز صحیح ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵-مریض پر نماز میں رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہے، اگر استطاعت نہ ہو تو سر کے ذریعہ ان کا اشارہ کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکے، اگر

رکوع کر سکتا ہو اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو رکوع کرے اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے، اور اگر سجدہ کر سکتا ہو رکوع نہ کر سکتا ہو تو رکوع کے لئے اشارہ کرے اور سجدہ مکمل کرے۔

۶-اگر رکوع اور سجدہ میں سر کا اشارہ نہ کر سکتا ہو تو آنکھوں کے ذریعہ اشارہ کرے، رکوع کے لئے تھوڑی دیر تک آنکھ بند کرے اور سجدہ کے لئے اس سے زیادہ وقت تک بند کرے، انگلی کے ذریعہ اشارہ کرنا جیسا کہ بعض مریض کرتے ہیں صحیح نہیں ہے، کتاب وسنت اور اہل علم کے اقوال میں اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے۔

اگر سر سے اشارہ نہ کر سکتا ہو نہ آنکھ سے تو صرف دل کے ذریعہ نماز ادا کرے، تکبیر کہے، قراءت کرے، رکوع، سجدہ، قیام اور بیٹھنے کی دل سے نیت کرے، ہر انسان کو اس کی نیت کا اجر ملے گا۔

۸-مریض پر ضروری ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرے، ہر وہ چیز جو واجب ہو اس پر جتنی قدرت ہو اتنا ادا کرے، ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنا مشکل ہو تو ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کر سکتا ہے، چاہے جمع تقدیم کرے یعنی عصر کو ظہر کے ساتھ (ظہر کے وقت میں) اور عشاء کو مغرب کے ساتھ (مغرب کے وقت میں) پڑھے، یا جمع تاخیر کرے یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ (عصر کے وقت میں) اور مغرب کو عشاء کے ساتھ (عشاء کے وقت

میں) ادا کرے، جس میں اس کو سہولت محسوس ہو، فجر کی نماز پہلے یا بعد کی نماز کے ساتھ جمع نہیں کی جا سکتی۔

۹-اگر مریض حالت سفر میں ہو یعنی کسی دوسرے ملک میں علاج کرا رہا ہو تو وہ چار رکعت والی نماز میں قصر کرے گا، اپنے وطن لوٹنے تک ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں دو دو رکعت ادا کرے گا خواہ مدت سفر طویل ہو یا مختصر۔

محمد بن صالح العثیمین

☆ ☆ ☆

نماز کی شرطیں

نماز کی نو شرطیں ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) باوضو ہونا (۵) نجاست سے پاکی (۶) شرم گاہ کی پردہ پوشی (۷) وقت کا داخل ہونا (۸) قبلہ رخ ہونا (۹) نیت۔

پہلی شرط: اسلام ہے، اس کی ضد کفر ہے اور کافر خواہ کوئی بھی عمل کرے اس کا ہر عمل مردود ہے، اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يعمرُوا مَسَاجِدَ اللّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُولئِكَ حَبِطَتْ أَعمَالُهُم وَفِي النَّارِ هُم خَالِدُون﴾ التوبة:۱۷۔

(مناسب نہیں کہ مشرک اللہ تعالی کی مسجدوں کو آباد کریں در آں حالیکہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں، ان کے اعمال غارت واکارت ہیں، اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں)۔

نیز اللہ تعالی کا یہ قول: ﴿وَقَدِمنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِن عَمَل فَجَعَلنَاهُ هَبَاءً مَنثُوراً﴾ الفرقان:۲۳۔

(اور انہوں نے جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا)۔

دوسری شرط: عقل ہے، اس کی ضد جنون ہے، (مجنون) پاگل جب تک

ہوش میں نہ آجائے مکلّف نہیں ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: "رُفِعَ القَلم عَن ثَلاثَة : النّائِمُ حَتّى يَستَيقِظَ ، وَالمَجنُون حَتّى يُفِيق ، وَالصَّغِير حَتّى يَبلُغ"[1]۔

(تین لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا ہے، سونے والا جب تک کہ جاگ نہ جائے، مجنون جب تک کہ ہوش نہ آجائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے)۔

تیسری شرط: تمیز ہے، اس کی ضد بچپن ہے، اس کی حد سات سال ہے، پھر نماز کا حکم دیا جائے گا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "مُرُوا أبنَاءَ كُم بِالصَّلاةِ لِسَبع، وَاضرِبُوهُم عَلَيهَا لِعَشر، وَفَرِّقُوا بَينَهُم فِي المَضَاجِع"[2]۔

(اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس سال کی عمر میں اس کے لئے انہیں مارو، اور ان کے بستر الگ کر دو)۔

چوتھی شرط: حدث دور کرنا یعنی وضو کرنا ہے، وضو واجب کرنے والی چیز حدث ہے اور وضوء صحیح ہونے کے لئے دس شرطیں ہیں:

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) اختتام تک وضو توڑنے کی نیت نہ کرنا (۵) سبب وضو کا ختم ہو جانا (۶) وضو سے پہلے پانی، پتھر ڈھیلے وغیرہ سے پاکی

(۱) احمد (۶ / ۱۴۴) وابوداود (۴۳۹۸) وابن ماجه (۲۰۴۱) والنسائی (۳۴۳۲)، امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے (۲ / ۵۹)۔

(۲) ابوداود (۴۹۵، ۴۹۶)، واحمد (۲/ ۱۸۷)، حاکم (۱ / ۱۹۷) علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

حاصل کرلینا (۸) پانی کا پاک اور مباح ہونا (۹) جلد تک پانی کے پہنچنے میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا (۱۰) نماز کا وقت داخل ہو جانا، یہ شرط اس کے لئے ہے جس کی ناپاکی دائمی ہو۔

اس کے چھ فرائض ہیں:

۱- چہرہ دھونا، اسی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا بھی شامل ہے، چہرہ دھونے کے حدود یہ ہیں: سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک، اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک۔

۲-دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳-پورے سر کا کانوں سمیت مسح کرنا۔

۴-دونوں پیروں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

۵-ترتیب کالحاظ رکھنا۔

۶-تسلسل (یعنی پے در پے دھونا)۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمتُم إِلَى الصَّلاةِ فَاغسِلُوا وُجُوهَكم وَأَيدِيَكم إِلَى المَرافِقِ وَامسَحُوا بِرُؤُسِكم وَأَرجُلَكم إِلَى الكَعبَينِ﴾ المائدة:٦۔

(اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو

کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو)۔

ترتیب کی دلیل یہ حدیث ہے: "ابدَأُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِه"۔
(اللہ نے جس سے شروع کیا تم بھی اسی سے شروع کرو)۔

تسلسل کی دلیل یہ حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے قدم میں درہم کے برابر خشکی دیکھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ نے دوبارہ اسے وضو کرنے کا حکم دیا[1]۔

اگر یاد ہو تو "بسم اللہ" کہنا واجب ہے[2]۔

وضوء توڑنے والی چیزیں آٹھ ہیں:

۱-دونوں راستوں (آگے یا پیچھے) سے نکلنے والی نجاست۔
۲- جسم سے نکلنے والی بہت زیادہ نجاست۔
۳-ہوش چلا جانا۔
۴- شہوت سے عورت کو چھونا۔

---

(۱) دار قطنی (۱۰۹۱)۔

(۲) اس کی دلیل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے: "لا صلاةَ لِمَن لا وضُوءَ لَه، ولا وضُوءَ لِمَن لَم يذكر اسمَ اللّٰهِ عَلَيه" دیکھئے مسند احمد (۲/۴۱۸)، وابو داود (۱۰۱) وابن ماجہ (۳۹۸)۔

۵-اگلی یا پچھلی شرمگاہ کو بغیر کسی حائل کے ہاتھ سے چھونا۔

۶-اونٹ کا گوشت کھانا۔

۷-میت کو غسل دینا۔

۸-اسلام سے پھر جانا (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)۔

پانچویں شرط: بدن، کپڑوں اور جگہ سے نجاست دور کرنا ہے، دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ المدثر: ٤۔

(اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے)۔

چھٹی شرط: ستر ڈھانکنا، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ قدرت کے باوجود ننگے نماز پڑھنے والے کی نماز باطل ہے، مرد کی ستر ناف سے گھٹنے تک ہے، آزاد عورت کا چہرہ کے علاوہ سارا جسم ستر ہے، اس کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے: ﴿يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ الأعراف: ٣١۔

(اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو)۔

ساتویں شرط: وقت کا داخل ہونا، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کی اول وقت اور آخری وقت میں امامت کرائی اور کہا: "يَا مُحمَّدُ الصَّلاةُ بَيْنَ هَذَيْنِ الوَقْتَيْنِ"[1]۔

---

(۱) ابوداود (۳۹۳)، احمد (۳۰/۳)، ترمذی (۱۴۹)، حاکم (۱۹۳/۱)۔

(اے محمد نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے)۔

اور اللہ تعالی کا قول ہے : ﴿ إِنَّ الصَّلاةَ كَانَت عَلَى المُؤمِنِين كِتَاباً مَوقُوتا﴾ مومنوں پر نماز وقت مقررہ پر فرض ہے۔

او قات کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے: ﴿أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوكِ الشَّمسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيلِ وَقُرآنَ الفَجرِ إِنَّ قُرآنَ الفَجرِ كَانَ مَشهُوداً﴾ الإسراء:٧٨۔

(نماز قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے)۔

آٹھویں شرط: قبلہ رخ ہونا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿قَد نَرَى تَقَلُّبَ وَجهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنكَ قِبلَةً تَرضَاهَا فَوَلِّ وَجهَكَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ وَحَيثُ مَا كُنتُم فَوَلُّوا وُجُوهَكُم شَطرَه﴾ البقرة:١٤٤۔

(ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کر دیں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں گے، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں)۔

نویں شرط: نیت ہے، جس کی جگہ دل ہے، زبان سے کہنا بدعت ہے، اس

کی دلیل یہ حدیث ہے: " إِنَّمَا الأَعمَال بِالنيَات، وَإِنَّمَا لِكُلّ امرِئ مَا نَوَى"[1]۔ (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا)۔

نماز کے چودہ ارکان ہیں:

(۱) قدرت ہو تو کھڑے ہونا (۲) تکبیر تحریمہ (۳) سوۂ فاتحہ پڑھنا (۴) رکوع (۵) رکوع کے بعد قومہ میں کھڑے ہونا (۶) سات اعضاء پر سجدہ کرنا (۷) سجدہ سے سر اٹھانا (۸) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۹) تمام افعال میں اطمینان وسکون کا ہونا (۱۰) ارکان میں ترتیب کا ہونا (۱۱) آخری تشہد (۱۲) تشہد کے لئے بیٹھنا (۱۳) نبی ﷺ پر درود پڑھنا (۱۴) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

پہلا رکن: قدرت ہو تو کھڑے ہونا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الوُسطَى وَقُومُوا لِلَّه قَانِتِين ﴾ البقرة:۲۳۸۔

(نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کے لئے باادب کھڑے رہا کرو)۔

---

(۱) بخاری (۱) مسلم (۱۹۰۷)۔

دوسرا رکن: تکبیر تحریمہ، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: "تَحرِیمهَا التَکبِیر وَتَحلِیلهَا التَسلِیم"[1]۔

(تکبیر نماز کے ماسوا چیزوں کو حرام کرتی ہے اور سلام اسے حلال کرتا ہے)۔

اس کے بعد دعاء استفتاح پڑھنی چاہئے اور یہ سنت ہے، دعاء استفتاح یہ ہے: "سُبحَانَكَ اللّهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ اسمكَ وَتَعالَى جَدّكَ وَلا إِلَه غَيركَ"۔

یعنی اے اللہ تیری پاکی بیان کرتا ہوں جو کہ تیرے جلال کے شایان شان ہے، اور تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بہت بابرکت ہے کیونکہ تیرے ذکر سے برکت حاصل کی جاتی ہے، تیری عظمت بڑی بلند ہے، آسمان وزمین میں تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

﴿أَعُوذُ بِاللّهِ مِنَ الشَيطَانِ الرَجِيم﴾ اُعوذ کا مطلب ہے میں تیری پناہ اور تیرا سہارا چاہتا ہوں، شیطان مردود کے شر سے حفاظت کے لئے جو تیری رحمت سے دھتکارا گیا، کیونکہ شیطان میرے دین اور میری دنیا میں نقصان پہونچانے کے درپے ہے۔

---

(۱) ابوداود (۶۱، ۶۱۸)، ترمذی (۳) واحمد (۱/ ۱۲۳، ۱۲۹)، ابن ماجہ (۲۷۵) حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اصحاب سنن نے اسے صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا رکن ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: "لا صَلاۃَ لِمَن لَم یَقرَأ بِفَاتِحۃِ الکِتَاب"[1] (جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی)۔ سورۂ فاتحہ کو "ام القرآن" قرآن کی اساس بھی کہا جاتا ہے، پھر "بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم" کہے تاکہ برکت ومدد حاصل ہو، "الحَمدُ لِلّٰہ" الحمد سے مراد ثنا (تعریف) ہے، الحمد کا الف لام استغراق کے لئے، یعنی ہر قسم کی تعریف کو شامل ہے، لیکن ایسی خوبی جس میں انسان کی طاقت کا دخل نہ ہو جیسے جمال وغیرہ تو اس تعریف کو مدح کہتے ہیں نہ کہ حمد۔

"رَبِّ العَالَمِین" رب سے مراد خالق، معبود، رازق، مالک، تصرف کرنے والا، ساری مخلوقات کی اپنی نعمتوں کے ذریعہ پرورش کرنے والا، اللہ کے سوا تمام چیزیں عالم میں شامل ہیں، وہ سب کا رب ہے، "الرَّحمٰن" ساری مخلوقات کے لئے اس کی رحمت عام ہے، "الرَّحِیم" ایسی رحمت جو مومنین کے لئے خاص ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَکَانَ بِالمُؤمِنِینَ رَحِیماً﴾ الأحزاب: ٤٣۔

(اور اللہ تعالی مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے)۔

"مَالِکِ یَومِ الدِّین" حساب اور بدلہ کا دن، وہ دن جس میں ہر شخص کو اس

---

(١) بخاری (٧٥٦) ومسلم (٣٩٤)۔

کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَدرَاكَ مَا يَومُ الدِّين، ثُمَّ مَا أَدرَاكَ مَا يَومُ الدِّين، يَومَ لا تَملِكُ نَفس لِنَفسٍ شَيئاً وَالأَمرُ يَومَئِذٍ لِلّٰه﴾ الانفطار: ۱۷ - ۱۹۔

(تجھے کیا خبر ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے، میں پھر - کہتا ہوں کہ - تجھے کیا معلوم کہ جزا اور سزا کا دن کیا ہے، جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا، اور تمام تر احکام اس روز اللہ ہی کے لئے ہوں گے)۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "الكَيِّس مَن دَانَ لِنَفسِه وَعَمل لِمَا بَعد المَوت، وَالعَاجِزُ مَن أَتبَع نَفسَه هَوَاهَا وَتَمَنّى عَلَى اللّٰهِ الأَمَانِي"۔

(عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کے لئے ذخیرہ اندوزی کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کا ماتحت بناتا ہے اور اللہ سے امیدیں لگاتا ہے)۔

"إِيَّاكَ نَعبُد" ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں، تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، یہ اللہ اور بندے کے درمیان عہد ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرے، "وَإِيَّاكَ نَستَعِين" یہ اللہ اور بندے کے درمیان معاہدہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے مدد نہ مانگے، "اهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيم" ہماری ہدایت ورہنمائی فرما، اس پر ثابت رکھ، صراط سے مراد اسلام ہے، کچھ لوگوں نے رسول اور قرآن بھی مراد لیا ہے، مگر سبھی معانی صحیح ہیں۔

مستقیم: جس میں کسی قسم کی کجی نہ ہو، "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِم" ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً﴾ النساء: ٦٩۔

(اور جو شخص اللہ تعالی کی اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں)۔

"غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم" اس سے یہود مراد ہیں جنہوں نے علم ہونے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا، "وَلا الضَّالِّين" اس سے مراد نصاری ہیں جو جہالت وگمراہی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، -اللہ تعالی سے دعاہے کہ تمہیں ان کے راستے سے بچائے-، گمراہ لوگوں کے متعلق اللہ نے ذکر کیا:

﴿قُل هَل نُنَبِّئُكُم بِالأَخسَرِينَ أَعمَالاً ☆ الَّذِينَ ضَلَّ سَعيُهُم فِي الحَيَاةِ الدُّنيَا وَهُم يَحسَبُونَ أَنَّهُم يُحسِنُونَ صُنعاً﴾ الکهف: ١٠٣، ١٠٤۔

(کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کررہے ہیں)۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَن كَانَ قَبلَكُم حَذوَ القُذَّةِ

بِالقذّةِ حَتّی لَو دَخَلُوا جُحرَ ضَبّ لَدَخَلتُمُوه" قَالُوا: یَا رَسولَ اللّه! الیهُود وَالنّصَاری،قَال: فَمَن" بخاري،مسلم۔

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر ہو بہو ضرور چلو گے، حتی کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں ئے تو تم بھی داخل ہو گے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود و نصاری مراد ہیں؟ آپ نے کہا: ان کے علاوہ اور کون ہے)۔

دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا: " افتَرَقَت الیَهُود عَلَی إحدَی وَسَبعِین فِرقَة، وَافتَرَقَت النّصَارَی عَلَی اثنَتَین وَسَبعِین فِرقَة وَسَتفتَرق هَذِه الأُمّة عَلَی ثَلاثٍ وَسَبعِین فِرقَة کُلّها فِي النّارِ إلا وَاحِدَة، قُلنَا: مَن هِيَ یَا رَسُولَ اللّهِ؟ قَال: مَن کَانَ عَلَی مِثل مَا أَنَا عَلَیهِ وَأَصحَابِي"(۱)۔

(یہود اکہتر فرقوں میں اور نصاری بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی، سوائے ایک جماعت کے سبھی جہنم میں جائیں گے۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کون جماعت ہو گی؟ آپ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہو گی)۔

رکوع کرنا اور رکوع کے بعد قومہ میں کھڑے ہونا، سات اعضاء پر سجدہ

---

(۱) احمد (۲/۳۳۲) ابو داود (۴۵۹۶)، ترمذی (۲۶۴۰)، ابن ماجہ (۳۹۹۱)، حاکم (۱/۱۲۸)، صحیح الجامع (۱۰۸۲)، سلسلہ صحیحہ (۱۴۹۲)۔

کرنا، سجدہ سے سر اٹھانا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی ارکان میں سے ہیں، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا﴾ الحج: ۷۷۔

(اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ"(۱)۔

(مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں)۔

تمام افعال کی ادائیگی میں اطمینان ملحوظ رکھنا اور ارکان کو ترتیب سے ادا کرنا، اس کی دلیل اس شخص کی حدیث ہے جس نے نماز میں غلطی کی تھی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَهَا ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا"(۲)۔

---

(۱) بخاری (۸۰۹، ۸۱۰) و مسلم (۴۹۰)۔

(۲) بخاری (۷۵۷، ۲۶۵۲)۔

(ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیااور نماز پڑھی، پھر نبی ﷺ کو سلام کیا، آپ نے فرمایا: واپس جاؤاور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، تین مرتبہ اس نے ایساہی کیا، پھر اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بناکر بھیجا، میں اس سے زیادہ نہیں جانتا، آپ مجھے سکھایئے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر جتنا ممکن ہو قرآن پڑھو، پھر پورے اطمینان سے رکوع کرو، پھر اچھی طرح کھڑے ہو جاؤ، پھر اچھی طرح سجدہ کرو، پھر اٹھ جاؤاور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اسی طرح اپنی پوری نماز میں کرو)۔

آخری تشہد واجبی رکن ہے، جیساکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ فرماتے ہیں: کہ ہم تشہد فرض ہونے سے پہلے نماز میں اس طرح کہتے تھے: السّلامُ عَلَى اللّهِ مِن عِبَادِه ، السّلامُ عَلَى جِبرِيلَ وَمِيكائِيلَ وَقَال النّبِي ﷺ: "لا تَقُولُوا : السّلامُ عَلَى اللّهِ مِن عِبَادِه فَإن اللّهَ هُو السّلامُ وَلَكِن قُولُوا: التّحِيّاتُ لِلّهِ وَالصّلَوَاتُ وَالطّيّبَاتُ السّلامُ عَلَيكَ أيّهَا النّبِي وَرَحمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُه السّلامُ عَلَينَا وَعَلَى عِبَادِ اللّهِ الصّالِحِين أشهَدُ أن لا إلَه إلا اللّهُ وَأشهَدُ أنّ مُحمّداً عَبدُهُ وَرَسُولُهُ"(۱)۔

(۱) بخاری (۸۳۵)۔

(اللہ پر بندوں کی طرف سے سلامتی ہو، جبریل اور میکائیل پر سلامتی ہو، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ پر سلامتی نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلامتی والا ہے، بلکہ اس کی جگہ پر یوں کہو: "التَحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَیِّبَاتُ ...... الخ۔

"التحیات" کے معنی ہیں ہر قسم کی تعظیم اللہ کے لئے ہے، جس کا وہ مالک اور مستحق ہے، جیسے جھکنا، رکوع کرنا، سجدہ، دائمی بقاء وغیرہ، ہر وہ کام جو رب العالمین کی تعظیم کے لئے کیا جائے اللہ ہی اس کا مستحق ہے، جو شخص ان میں سے کچھ بھی کسی دوسرے کے لئے بجالائے تو وہ مشرک وکافر سمجھا جائے گا،

"صلوات" سے مراد ساری دعائیں ہیں، "السَّلامُ عَلَیكَ أَیُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه" یعنی آدمی نبی ﷺ کے لئے سلامتی، رحمت اور برکت کی دعائیں کرے، جس ذات کے لئے اللہ سے دعا کی جاتی ہے اسے اللہ کے ساتھ پکارنا غلط ہے، "السَّلامُ عَلَینَا وَعَلَی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِین" کہہ کر آدمی اپنے لئے اور زمین وآسمان میں موجود ہر نیک بندے کے لئے سلامتی کی دعا کرے، سلام کرنا دعا ہے، نیک لوگوں کے لئے دعا کی جاتی ہے نہ کہ اللہ کے ساتھ ان کو پکارا جاتا ہے، "أَشهَدُ أَن لا إِلَٰهَ إِلا اللّٰهُ" کہہ کر پورے یقین کے ساتھ آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ زمین وآسمان میں کسی کی عبادت صحیح نہیں ہے "وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰه" کے ذریعہ محمد ﷺ کے بندہ ہونے کی گواہی دی جاتی ہے، کہ وہ اللہ کے بندے ہیں ان کی عبادت درست

نہیں ہو گی، رسول ہیں ان کو جھٹلایا نہیں جائے گا، بلکہ ان کی اطاعت اور اتباع کی جائے گی، اللہ نے انہیں بندگی کے ذریعہ شرف بخشا،اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الفُرقَانَ عَلَى عَبدِهِ لِيَكُونَ لِلعَالَمِينَ نَذِيراً﴾ الفرقان: ١۔

(بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالی کی ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے)۔

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ عَلَى إِبرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"۔

اللہ کی طرف سے درود کا مطلب ملأ اعلی میں بندے کی تعریف ہے جیسا کہ بخاری میں ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ درود کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو ملأ اعلی میں اللہ کی طرف سے بندہ کی تعریف مراد ہے، اور اگر فرشتوں کی طرف ہو تو استغفار اور انسانوں کی طرف ہو تو دعا مراد ہے۔

"اللَّهُمَّ بَارِك عَلَى مُحَمَّدٍ ...... اور اس کے بعد کے اقوال وافعال سنت ہیں۔

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

(١) تکبیر تحریمہ کے بعد والی تمام تکبیرات (٢) رکوع میں "سُبحَانَ رَبِّيَ

العَظِيم" کہنا(۳) امام اور منفرد کا "سَمِعَ اللّٰہ لِمَن حَمِدہ" کہنا(۴) سب کا "رَبَّناوَلَكَ الحَمد" کہنا(۵) سجدوں میں "سُبحَان رَبِّيَ الأعلى" کہنا(٦) دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغفِرلِي" کہنا(۷) تشہد اول (۸) تشہد اول کے لئے بیٹھنا۔

رکن کا مطلب یہ ہے کہ اگر غلطی سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، اور واجبات سے مراد یہ ہے کہ اگر عمداً چھوڑ دیں تو نماز باطل ہے، غلطی سے چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو کے ذریعہ اس کی تلافی کی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

☆ ☆ ☆

فہرست

صفحہ	عناوین
۳	نماز نبوی کا طریقہ
۱۷	نماز باجماعت کی اہمیت (شیخ ابن باز)
۲۶	وضو، غسل اور نماز (شیخ ابن عثیمین)
۲۶	وضو
۲۷	غسل
۲۷	تیمم
۲۸	نماز
۳۶	نماز کی مکروہات
۳۶	نماز کو باطل کرنے والی چیزیں
۳۸	سجدۂ سہو کے احکام
۴۱	مریض کی طہارت کا طریقہ
۴۴	مریض کی نماز کا طریقہ
۴۷	نماز کی شرطیں (امام محمد بن عبدالوہاب)
۶۴	فہرست